السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اختلاف مطالع شرعاً معتبر ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اختلاف مطالع شرعاً ضرور معتبر ہے اس لیے کہ بہت سے بلاد شرقیہ ایسے ہیں کہ جس وقت ان میں صبح صادق ہوتی ہے اور نماز فجر کا وقت ہوجاتا ہے اور سحری کا وقت باقی نہیں رہتا اس وقت بہتیرے بلاد غربیہ میں رات رہتی ہے۔ اور نماز فجر کا وقت نہیں ہوتا اور سحری کا وقت باقی رہتا ہے پس اگر اختلاف مطالع شرعاً معتبر نہ ہو تو یہ لازم آجائے گا۔ کہ اسی وقت ان بلاد غربیہ میں جہاں ہنوز صبح نہیں ہوئی ہے بلکہ رات باقی ہے شرعاً نماز فجر فرض اور سحری ناجائز ہوجائے۔ وھو کما تری۔

اسی طرح بہتیرے بلاد شرقیہ وغربیہ ایسے ہیں کہ جس وقت ان میں سے ایک میں ظہر کا وقت ہوجاتا ہے اس وقت دوسرے میں نصف النہار بھی نہیں ہوتا یا اسی وقت دوسرے میں عصر کا وقت ہوجاتا ہے بلکہ بہتیرے بلاد شرقیہ وغربیہ ایسے بھی ہیں جن میں اس قدر اختلاف پڑجاتا ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک میں صبح ہے اور دوسرے میں شام تو اگر اختلاف مطالع شرعاً معتبر نہ ہو تو یہ لازم آجائے گا کہ ایک ہی وقت میں دونوں جگہوں میں شرعاً نماز مغرب ایک ساتھ فرض ہوجائے وھو کما تری۔

بلکہ یہ لازم آجائے گا کہ تمام بلاد میں (خواہ شرقی ہوں یا غربی شمالی ہوں یا جنوبی) ہر وقت کل نمازیں (ظہر عصر مغرب عشاء فجر) ایک ساتھ شرعاً فرض ہوجائیں۔ کیونکہ ہر وقت کسی نہ کسی جگہ کسی نماز کا وقت ضرور ہوتا ہے۔

"کما لا یخفی علی الماھر وفی ذلک تکلیف لا لا یطاق وھو مدفوع شرعاً"

(جیسا کہ ایک ماہر آدمی پر مخفی نہیں اور اس میں ناقابل استطاعت امر مکلف بنانا ہے اور وہ شرعاً درست نہیں ہے)

اسی طرح اگر اختلاف مطالع شرعاً معتبر نہ ہو تو یہ لازم آجائے گا کہ ماہ رمضان میں ہر وقت تمام بلاد میں صوم وافطار دونوں ایک ساتھ فرض ہوجائیں کیونکہ ہر وقت کسی نہ کسی جگہ دن ہے اور کسی نہ کسی جگہ رات۔

"کما لا یخفی علی الماھر وفی ذلک تکلیف المحال مالا یخفی"

اس مسئلہ اختلاف مطالع کے شرعاً معتبر ہونے میں حدیث ذیل سے بھی استئناس ہوسکتا ہے۔

"عن کریب عن ام الفضل بعثہ الی معاویہ بالشام قال: فقدمت الشام فقضیت حاجتھا واستہل علی رمضان وانا بالشام فرایت الھلال لیلۃ الجمعہ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشھر فسالنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ثم ذکر الھلال فقال: متی رایتم الھلال؟ فقلت: رایناہ لیلۃ الجمعہ فقال: انت رایتہ؟ فقلت نعم وراہ الناس وصاموا وصام معاویہ فقال: لکنا رایناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین او نراہ فقلت: اولا تکتفی برویۃ معاویہ وصیامہ؟ فقال: لا ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"[1](رواہ الجماعۃ الا البخاری وابن ماجہ)

(کریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ) ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو شام میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا چنانچہ میں شام آیا اور وہاں ان کا کام مکمل کیا۔ اسی دوران میں رمضان کا چاند نظر آگیا جب کہ میں ابھی شام ہی میں تھا ہم نے جمعہ کی شام کو چاند دیکھا پھر مہینے کے آخر میں مدینے واپس پہنچا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حال احوال پوچھے اور چاند کا ذکر کیا کہ تم نے اسے کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہم نے اسے جمعے کی رات کو دیکھا تھا۔ انھوں نے کہا: کیا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا تھا۔ پھر سب نے روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روزہ رکھا انھوں نے کہا: مگر ہم نے اسے ہفتے کی رات کو دیکھا تھا اور ہم روزے رکھیں گے اور (اپنی رؤیت کے مطابق) پورے تیس کریں گے یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے کہا کیا آپ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاند دیکھنے اور روزے رکھنے پر کفایت نہیں کریں گے؟ انھوں نے کہا: نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے ہی حکم دیا ہے)

والقول بان ھذا الحدیث لیس بمحکم فی ھذا المعنی لجواز ان یکون مراد ابن عباس انا لا نکتفی برویۃ معاویۃ بنقلک ھذا حتی تثبت لنا بحجۃ شرعیۃ ویدل علیہ قولہ: انت رایتہ لیلۃ الجمعۃ؟ فمفادہ انک اذا لم تزہ بنفسک واخبرت برؤیۃ الناس فھذا روایۃ الناس بھذا الوجہ من الاخبار لا نکتفی بہ غیر قادح فی الاستیناس بھذا الحدیث فی ھذہ المسئلۃ فان کریبا قد ذکر رؤیۃ الھلال بنفسہ مرارا فی ھذا الحدیث منھا قولہ: فرایت الھلال لیلۃ الجمعۃ؟ ومنھا قولہ: رایناہ لیلۃ الجمعۃ ومنھا قولہ: نعم فی جواب سوال ابن عباس رضی اللہ عنہ انت رایتہ؟

(یہ کہنا کہ یہ حدیث اس معنی میں محکم نہیں ہے کیوں کہ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد یہ ہو کہ ہم تیری اس نقل اور روایت کی بنا پر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رویت پر اکتفا نہیں کریں گے حتی کہ ہمیں کوئی شرعی دلیل مل جائے اس بات پر دلیل ان کا یہ قول ہے تم نے خود اسے جمعہ کی شام دیکھا تھا؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم نے خود اسے نہیں دیکھا اور تم نے صرف لوگوں کی رؤیت کی خبر دی ہے تو اس اعتبار سے یہ لوگوں کی روایت ہے اور ان اخبار سے ہے جس پر ہم اکتفا نہیں کریں گے تو اس مسئلے میں اس

حدیث سے استثناس کرنے میں یہ احتمال غیر قادح ہے کیوں کہ اس حدیث میں کریب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار خود چاند دیکھنے کا ذکر کیا ہے چنانچہ ان کا قول ہے پس میں نے جمعہ کی شب چاند دیکھا ۔ نیز ان کا کہنا ہے ہم نے اسے جمعے کی رات کو دیکھا ۔ ایسے ہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استفسار پر کہ تو نے خود اسے دیکھا ۔ ان کا یہ جواب دینا :جی ہاں)

والفرق بين الصوم وبين الصلاة والحج والاضحية وغيرها بانه انما لم يعتبر اختلاف المطالع فی سوم لتعلق الخطاب عاما فی الصوم بمطلق الرؤية فی حديث : ((صوموالرؤية))

بخلاف الصلاة والحج والاضحية وغيرها مما لايجدي نفعا لانه قد تعلق الخطاب عاما فی الصلاة والحج والاضحية جميعا بمطلق اوقاتها كوقت زوال الشمس لصلاة الظهر ووقت صيرورة ظل كل شئ مثله لصلاة العصر ووقت غيوبة الشمس لصلاة المغرب ووقت غيوبة الشفق لصلاة العشاء ووقت طلوع الفجر الصادق لصلاة الصبح مثلا فی حديث جبريل الذي رواه احمد والنسائی والترمذي وعن جابر بن عبدالله رضی الله عنه والترمذي عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه ايضا وكاشهر معلومات للحج فی قوله تعالیٰ :

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعلومـٰتٌ فَمَن فَرَضَ فيهِنَّ الحَجَّ... [۱۹۷](#) ... سورة البقرة

لاية كالوقت الذي بعد الفراغ عن صلاة عيد الاضحیٰ للاضحية فی حديث البراء قال : خطبنا النبی صلی الله عليه وسلم يوم النحر فقال ان اول ما نبداء به يومنا هذا ان نصلی ثم نرجع   الحديث رواه الشيخان والله تعالیٰ اعلم

(الحدیث رواہ الشیخان واللہ تعالیٰ اعلم)

(روزے ، نماز ،حج ، اور قربانی وغیرہ میں یہ فرق کہ روزے میں اختلاف مطالع کو معتبر نہیں سمجھا گیا کیوں کہ حدیث (صوموالرؤیۃ) اسے دیکھ کر روزے کے متعلق مطلق رؤیت کا خطاب عام ہے برخلاف نماز ،حج اور قربانی وغیرہ کے تو یہ قطعاً نفع بخش نہیں ہے کیوں کہ نماز ،حج اور قربانی تمام میں مطلق اوقات کے ساتھ حکم عام ہے جیسے ظہر کی نماز کے لیے زوال شمس کا وقت عصر کی نماز کے لیے ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہونے کا وقت نماز مغرب کے لیے غروب آفتاب کا وقت نماز عشاء کے لیے شفق کے غروب ہونے کا وقت صبح کی نماز کے لیے فجر صادق طلوع ہونے کا وقت ۔ مثال کے طور پر جبریل علیہ السلام کی اس حدیث میں جسے احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا ہے اور جیسے فرمان باری تعالیٰ :

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعلومـٰتٌ فَمَن فَرَضَ فيهِنَّ الحَجَّ... [۱۹۷](#) ... سورة البقرة

میں حج کے لیے معلوم مہینے اور جیسے قربانی کے لیے عید الاضحیٰ کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کا وقت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نحر والے دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اس دن ہم سب سے پہلا کام یہ کریں گے کہ ہم نماز ادا کریں پھر ہم لوٹیں گے ۔ الحدیث ۔ "اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے) کتبہ : محمد عبد اللہ (4/ذی الحجۃ 1327ھ)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1087) سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2332) سنن الترمذی رقم الحدیث (693) سنن النسائی رقم الحدیث (2111) مسند احمد (1/306)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

کتاب الصوم ، صفحہ :378

محدث فتویٰ